سلسلہ مطبوعات بزم معاشیات جامعہ عثمانیہ نمبر (۹)

(زیر نگرانی)

ڈاکٹر انور اقبال قریشی صدر شعبہ معاشیات

کنیڈا

(اور)

بین الاقوامی زر کے منصوبے

(مترجمہ)

خواجہ محمد شمس الدین

بی۔ اے (عثمانیہ)

مکتبہ امداد باہمی طلبائے جامعہ عثمانیہ و انڈیا بک ہاؤس عابد روڈ حیدرآباد دکن

مطبوعہ اعظم اسٹیم پریس

کینز اور بین الاقوامی زر کے منصوبے

مترجمہ

خواجہ محمد شمس الدین بی اے (عثمانیہ)

چنداں ضروری نہیں ۔بحیثیت مجموعی اگر بعض مستثنیات اور وقت کے عنصر کو پیش نظر رکھا جائے تو بین الاقوامی معاملات کے لئے نقد اساس کی شرط کے معنے یہ ہوئے کہ کسی ملک کی قوت برآمد اس کے اپنے زر کی ان مقداروں کی پابند ہو جائے گی جو اس نے دوسرے ممالک سے درآمد وغیرہ کے معاوضے میں حاصل کی ہوں بہ الفاظ دیگر تجارت پر بارٹر کی شرائط عائد ہو جائیں گی ۔ بہرحال حقیقت میں اسکا امکان نہیں ہے کہ ممالک بہت زیادہ مدت تک اپنے آپ کو ایسی مشکلات میں مبتلا رکھیں گے ۔کیونکہ ممالک اپنی تجارت کے توازن کو بگاڑنے کے لئے تیار نہ ہوں گے اگر اسے عارضی طور پر توسیع اعتبار کے ذریعہ ملتوی بھی کر دیا جائے ۔ اس لئے کہ ایک طرف برآمدی اشیا کا ایک ناقابل فروخت ذخیرہ بچ رہے گا تو دوسری طرف اندرونی بیروزگاری کا مسئلہ شدت اختیار کر لیگا ۔چنانچہ ممالک دورخی اعتباری انتظامات کی کوشش کرینگے جن میں بلاشبہ ایسے کاروبار بھی شامل ہوں گے جن کا تعلق اشیاء کی خرید و فروخت سے ہو گا ۔ جونہی چند ممالک اس طریقے کو اختیار کرینگے دوسرے ممالک بھی اپنے تجارتی مفادات کی حفاظت کے لئے اس کی تقلید کرینگے ۔ اس نوعیت کی تجارت اور توسیع اعتبار کا پروگرام بہت کچھ بین الاقوامی اختلافات پیدا کر دے گا ۔

کینیڈی ماہرین یہ محسوس کرتے ہیں کہ استحکامی فنڈ اور حساب گھر کی تجاویز میں اس کے متعلق کوئی فیصلہ موجود نہیں ۔ بیرونی

اعتبار میں توسیع ہو یا تخفیف کسی نہ کسی شکل میں اعتبار میں توسیع ضرور ہو گی لیکن فیصلہ اس کا ہونا چاہیے کہ کونسا طریقہ اختیار کیا جائے۔ مندرجہ بالا وجوہ کی بناء پر بین الاقوامی انتظامات کو یقیناً دو رخی تجارتی معاہدات پر ترجیح حاصل ہے۔

۷۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ زر کے بین الاقوامی نظام کے توسط سے کس حد تک اعتبار فراہم کیا جائے۔ اس قسم کے منصوبے کی ایک نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ ایک طرف اراکین ممالک کے لئے قرض کی گنجائش موجود ہے دوسری جانب خود مجوزہ ادارے کے ذرائع کو اراکین ممالک کے سرمائے اور قرضوں وغیرہ سے تقویت دی جاسکتی ہے۔ قرض دینے والے ممالک کو جو ذمہ داریاں اپنے سر لینا ہوں گی ان کے متعلق تشویش کا اظہار کیا گیا ہے۔ خود کینیڈا کو غالباً چالو قرضوں کے سلسلے میں لین دار ملک کی حیثیت حاصل ہو گی اس لئے کینیڈی ماہرین نے ان انتظامات کے اس پہلو پر بطور خاص غور کیا ہے۔

۸۔ اس سلسلے میں ایک ابتدائی مسئلہ غور طلب ہے۔ یہ واقعات سے سراسر چشم پوشی ہو گی اگر یہ تصور کیا جائے کہ کوئی ملک یا اس کے باشندے اس بین الاقوامی ادارے کی جو امداد کریں گے وہ محض دوسرے ممالک کے لئے ایثار ہو گا۔ اول تو اس ادارے کے لئے مختلف ممالک وسائل اس لئے فراہم کرتے ہیں کہ ان کا مفاد ایک

کامیاب بین الاقوامی معاشی نظام کے دوبارہ قیام میں مضمر ہے دوسرے یہ کہ ہر انفرادی ملک کو مجوزہ نظام کی عدم موجودگی میں جو خسارہ ہوگا وہ یقیناً اس ادارے کے لئے ذرائع کی فراہمی سے بہت زیادہ مہنگا پڑے گا۔ علاوہ ازیں ان ذرائع سے پورے طور پر ہاتھ نہیں دھو لیا جاتا بلکہ ان کے عوض بین الاقوامی ادارے کے سونے اور قومی زر کے ذخائر سے استفادہ ممکن ہے یہ خیال کرنا درست نہیں کہ اس قسم کے منصوبوں میں شرکت دوسرے بین الاقوامی امدادی اسکیموں میں شرکت کے مماثل ہے۔

۹۔ ظاہر ہے کہ کسی نہ کسی طرح ممالک کے مابین اصل کی بے ضابطہ نقل و حرکت کو روکا جائیگا۔ ایسی حالت میں مختلف ممالک صرف اسی حد تک مبادلات خارجہ حاصل کرینگے یا کھودیں گے جس حد تک کہ باقی دنیا کے ساتھ ان کے چالو کھاتوں کے کاروبار میں عدم توازن یا فرق ہوگا۔ اگر کوئی ملک اپنے آپ کو لین دار کی حیثیت سے قوی بنانے کی کوشش کرے تو اسے احساس ہوگا کہ ایسا جب ہی ہوسکتا ہے جب وہ جو اشیا و خدمات بیرون ملک فروخت کرتا ہے زیادہ ہوتی ہیں ان اشیا و خدمات سے جنہیں وہ خریدتا ہے۔ اگر وہ لین دار کی حیثیت سے اپنی رقوم میں تخفیف کرنا چاہے تو اس پر کوئی پابندی نہ ہوگی اور اسے اس خصوص میں سارے سابقہ اختیارات حاصل ہوں گے۔ یہ بالکل درست ہے کہ کوئی ملک تنہا اپنے

عدم توازن کے مسئلے کو حل نہیں کر سکتا۔ اس کے لئے آخری حربہ یہی ہو سکتا ہے کہ وہ یک طرفہ مسلک اختیار کرے۔ ظاہر ہے کہ وہ انہی تدابیر پر کاربند ہو سکتا ہے جس پر کہ اس نے سابقہ زمانے میں عمل کیا تھا۔ یعنی بیرون ملک اشیا اور خدمات کو زیادہ خریدنا یا دوسری صورت میں کم بیچنا۔ بہر کیف یہ تصور غلط ہے کہ مجوزہ ادارے میں شریک ہونے والے ممالک کو ان کی ذمہ داریوں کے سلسلے میں بے دست و پا چھوڑ دیا جائے گا۔ یقیناً ممالک کے مفاد کے پیش نظر لین داروں اور دین داروں دونوں کو بروقت خطرات سے آگاہ کیا جائے گا۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ خود لین دار اور دین دار کو اس کی آزادی حاصل ہو گی کہ بروقت اصلاحی تدابیر اختیار کریں۔

۱۰۔ واقعات کا مندرجہ بالا تجزیہ اگر صحیح ہے تو لین دار ممالک کو مجوزہ فنڈ میں اپنے شغل اصل کی مقدار کے متعلق زیادہ فکرمند ہونے کی چنداں ضرورت نہیں۔ اس لئے کہ انہیں خود اس کا احساس ہونا چاہیئے کہ اس خطرے میں خود ان کے سال بہ سال اور دن بہ دن طرز عمل کے تناسب سے کمی بیشی ہو گی۔ تاہم غیر محدود ذمہ داری کی شرط ضرور غیر پسندیدہ ثابت ہو گی اور اسی لئے کینڈی ماہرین نے اپنی آزمائشی تجاویز میں اس ذمہ داری کو ایک حد تک معین کرنے کی کوشش کی ہے۔ لین دار ممالک کے لئے کسی ایسی یونین کی شرکت میں زیادہ خطرہ نہیں جس کے متوقع وسائل مستقل اور عظیم الشان

ہوں گے۔ تمام ملکوں کے مفاد کی حفاظت خواہ وہ لین دار ہوں خواہ
دین دار ایسی حالت ہیں کی جاسکتی ہے جبکہ آزادئ عمل کی کافی گنجائش
ہو۔ یعنی وسائل ایسے وسیع ہوں کہ ایک طرف بنیادی ترمیمات
کا موقعہ مل جائے تو دوسری طرف خود اس ادارے کے اپنے استحکام
پر دوسرے ممالک کو اعتماد ہو۔ اس کے برعکس حالات میں جب اس
ادارے کے پاس کسی ملک کے قومی زر کے ذخیرے میں کمی ہو گی تو
دوسرے ممالک یہ سمجھ کر کہ متعلقہ زر کی شدید قلت پیدا ہونیوالی ہے
اس ملک میں اپنی خریداریوں کو جلد مکمل کرنے کی کوشش کرینگے
تاکہ متعلقہ زر میں قیمت ادا کر سکیں۔ اس کے بعد جب متعلقہ ملک کے
نسبئے میں اضافے یا توسیع اعتبار کے کسی دوسرے طریقے پر بحث
مباحثہ شروع ہوگا تو بین الاقوامی مالی موقف شدت اختیار کریگا
حالات بالکل ایسے ہوں گے جیسے کہ کسی بنک پر سے بھروسہ اٹھ جائے
اور لوگ تیزی سے اپنی امانتیں واپس لینے لگیں یعنی بین الاقوامی
ادارے میں متعلقہ زر کی طلب حد درجہ بڑھ جائیگی اور اس کے
بین الاقوامی اثرات یقیناً بہت خطرناک ہوں گے۔ متعلقہ ممالک کے
چالو کھاتوں کے عدم توازن کو بین الاقوامی زر کا یہ ادارہ مستقل طور پر
نہیں دور کر سکتا۔ ایسی حالت میں اس سلسلے میں کسی قسم کے خاص انتظامات
محض بے سود ہوں گے کیونکہ ایسے ادارے اس قسم کی صورت حال
کی اصلاح نہیں کر سکتے۔

۱۱- غلط فہمی کو یوں دور کیا جا سکتا ہے اگر اسے پیش نظر رکھا جائے کہ غیر مستحکم حالت کی اصلاح کے لئے کم مدت کے قرضوں کو بطور حربے کے استعمال کرنا حد درجے خطرناک ہوگا۔ یہ خطرہ اندرون ملک بھی کسی طرح بین الاقوامی میدان کی نسبت کم تباہ کن نہ ثابت ہوگا۔ اور اگر اس نوعیت کا کوئی طریقہ بڑے پیمانے پر اختیار کیا جائے نظام زر کا خاتمہ ناگزیر ہے اگر بین الاقوامی ادائیوں اور چالو کھاتوں میں عدم توازن کے باوجود بھی لین دار ممالک کے قرض دینے کا مسلک اور دین دار ممالک کے قرض لینے کا مسلک تبدیل نہ کیا گیا تو شدید عدم توازن پیدا ہو جائے گا۔ کوئی دین دار ملک اپنے وسائل سے علیحدگی اختیار کر کے لامتناہی مدت تک کام نہیں چلا سکتا اور نہ ہی کوئی لین دار ملک اپنی فالتو رقوم کو قرض دینے سے مسلسل انکار کر سکتا ہے۔ توازن و ہم آہنگی پیدا کرنے اور انسدادی اقدامات کے اثرات نمایاں ہونے کے لئے وقت درکار ہوتا ہے۔ چنانچہ اس رسالے کا مقصد یہ ہے کہ ان حالات کے سوچ و بچار پر کافی وقت دیا جائے۔

یہاں اس امر کی صراحت ضروری ہے کہ بین الاقوامی زر کے جس ادارے کے قیام کی تجویز پیش کی گئی ہے اس کی حیثیت سیاہ و سفید کے مالک کی نہ ہوگی۔ اس کی غایت محض یہ ہوگی کہ ایسے حالات پیدا کئے جائیں جن میں رکن ممالک اپنے باشندوں کی

بہبودی کے لئے مناسب معاشی مسلک اختیار کر سکیں۔ ممالک کو ایسے طرز عمل پر آمادہ یا مجبور نہ کیا جائے گا جو بحیثیت مجموعی ان کیلئے مضر اور اس طرح ساری دنیا کے لئے مضرت رساں ثابت ہو۔ انتظامات کی نوعیت بین الاقوامی ہو گی نہ کہ اعجازی۔ مختلف اقوام اس مجوزہ معاہدے میں مشترکہ مقاصد کے حصول کے لئے اس احساس کے پیش نظر شریک ہونگی کہ بغیر اس طرح متحد ہوئے ان مشترکہ اغراض کا حصول ممکن نہیں۔ اگر مجوزہ ادارہ خوبی کے ساتھ اپنے فرائض انجام دیتا رہا تو بین الاقوامی مالیاتی کارروائیوں اور عدم توازن کے اسباب کے متعلق بہتر معلومات حاصل ہو سکیں گے۔ اس طرح یہ ادارہ اپنے اراکین کو معتبر اور منصفانہ مشورہ دے سکیگا۔ یہ توقع کی جاسکتی ہے کہ مشورہ بلحاظ نوعیت نہایت اہم ہوگا۔ لیکن کسی رکن کو اس پر مجبور نہیں کیا جائیگا کہ وہ اپنے آپ کو اس مشورے کا پابند بنالے۔ اگر کوئی ملک یہ محسوس کرے کہ بین الاقوامی ادارے کا مشورہ اس کے قومی مفاد کے خلاف ہے اور اگر وہ مسلسل رکنیت کے فوائد سے دستبردار ہونے کیلئے تیار ہے تو ایسی صورت میں اپنے واجبات کی ادائی کے بعد یہ ملک اس ادارے سے اپنے تعلقات منقطع کر سکتا ہے۔

ان تجاویز کو مختصراً یوں پیش کیا جا سکتا ہے۔

(۱) زر کے بین الاقوامی انتظامات کے لئے جن میں توسیع

اعتبار بھی شامل ہے ایک بین الاقوامی معاہدہ ناگزیر یہ ہے۔

(۲) اس کے ذریعے ان گنت مسائل میں سے ایک مسئلے کو حل کرنے کی کوشش کی جائے گی لیکن اس کے ذریعہ مشترکہ بین الاقوامی کارروائی کی ابتدا ہوسکتی ہے۔

(۳) اس ادارے کے ذریعے جو اعتباری سہولتیں فراہم کی جائیں وہ اتنی کافی ہونی چاہئیں کہ ان سے جنگ کے بعد ان امور کی تکمیل ہوسکے جو دوسری امدادی تدابیر کے دائرے سے باہر ہوں۔ اس کے ذریعے ایک طرف ایسی بنیاد کی تعمیر ہو جس پر کئی طرفہ تجارتی معاہدے ہوسکیں تو دوسری جانب ان ممالک کو جن کے بین الاقوامی حسابات غیر متوازن ہو گئے ہوں اسکا موقعہ دیا جائے کہ وہ توازن پیدا کریں۔

(۴) توسیع اعتبار ہر مرض کا علاج نہیں۔ اس کے ذریعے صرف اتنا وقت ملتا ہے کہ توازن پیدا کرلیا جائے اور اگر ایسا نہ کیا گیا تو سارے انتظامات درہم برہم ہو جائیں گے۔

(۵) کوئی ملک جو اس ادارے کی شرکت قبول کرے اپنی بین الاقوامی ذمہ داریوں پر قابو سے محروم نہیں ہوتا۔ کیونکہ وہ ان میں حسب خواہش ترمیم کرسکتا ہے۔

(۶) کوئی ملک جو اس ادارے کی شرکت قبول کرے اپنے اندرونی معاشی مسلک پر قابو سے محروم نہیں ہوتا۔

بین الاقوامی مُبادلے کی یونین کے متعلق

کینیڈی ماہرین کی

آزمائشی تجاویز کا مسوّدہ

یُونین کے مقاصد :-

(۱) شرح مبادلہ کا استحکام اور باضابطہ تعین

(۲) نکاسی کے ایسے انتظامات جن کے ذریعے بین الاقوامی ادائیوں کے مطالبات کی تکمیل ہو۔

(۳) بیرونی مبادلے کے ذرائع سے ہر ملک کے لئے استفادے کا موقعہ بہم پہنچانا تاکہ جنگ کے بعد معاشی اور تجارتی مسلک بیرونی مبادلے کی قلت سے متاثر نہ ہوں۔ اس طرح جب بیرونی بازاروں میں عارضی تخفیف نمودار ہو تو ممالک، طویل المدت مقاصد کو پیش نظر رکھیں۔

(۴) زائد از ضرورت قلیل المدت قرضوں اور بے کار بیرونی سرمائے میں اضافے کی روک تھام کے ذریعے ممالک کو اس قابل بنایا جائے کہ وہ توازن قائم کر سکیں۔

(۵) کئی رخے تجارتی نظام کا دوبارہ قیام عمل میں آئے اور امتیازی تجارت وزر کے اصولوں کا خاتمہ کر دیا جائے۔

یونین کے ذرائع :-

رکن ممالک یونین کے لئے مندرجہ ذیل ذرائع فراہم کرینگے۔

(۱) رقمی چندہ ہر ملک کے نسبیئے کے لحاظ سے ہوگا۔ ان نسبیوں کی مقدار بحیثیت مجموعی آٹھ ہزار ملین ہو گی۔

ہر ملک کے لئے نسبیہ ایک خاص ضابطے کی رو سے قرار پائیگا جس میں تجارت بین الاقوام، قومی آمدنی، سونے کی مقدار اور بیرونی مبادلے کے ایسے ذرائع کو جو سونے میں بدل پذیر ہوں بطور خاص پیش نظر رکھا جائے گا۔ جہاں تناسب غیر موزوں معلوم ہوگا وہاں رقم میں اضافہ کر دیا جائے گا

ہر ملک کا رقمی چندہ اس تاریخ سے قبل یا اس تاریخ کو ادا ہو جانا چاہیئے جو کہ اس یونین کی کارروائی کے آغاز کے لئے مجلس انتظامی مقرر کرے گی۔ ہر ملک کو اپنے نسبیئے کا ۱۵ فیصد سونے کی شکل میں ادا کرنا پڑے گا اور باقی ماندہ حصہ اپنے قومی زر میں

پیشِ لفظ

از جناب ڈاکٹر انور اقبال قریشی صدر شعبۂ معاشیات جامعۂ عثمانیہ

انگلستان اور امریکہ کی حکومتوں نے بین الاقوامی زر کی مابعد جنگ کے متعلق جو تجاویز پیش کی ہیں، انکا اردو ترجمہ الگ الگ رسالوں کی شکل میں بزم معاشیات کی جانب سے شائع ہو چکا ہے، اب کینڈا کے ماہروں نے جو تجاویز پیش کی ہیں ان کا اردو ترجمہ پیش کیا جا رہا ہے جسے خواجہ محمدؐ شمس الدین نے کیا ہے۔ یہ تجاویز عام انگریزی لکھے پڑھوں کی سمجھ میں بھی آسانی سے نہیں آتیں۔ ان کا اردو ترجمہ تو اور بھی مشکل کام ہے۔ عام طور پر اردو تراجم کے متعلق یہ شکایت کیجاتی ہے کہ ان میں مطلب بہت کچھ فوت ہو جاتا ہے۔ اور اصل کے مدد کے بغیر اردو ترجمہ سمجھ میں نہیں آتا۔ مترجم نے اس اسلوب سے اسکو اردو کے سانچے میں ڈھالا ہے کہ ترجمہ اصل سے بہتر ہو گیا ہے اور مشکل مطالب کو سمجھنے میں آسانی پیدا ہو گئی ہے۔ یہ بہت بڑی خوبی ہے۔ اور اس کامیابی پر میں انہیں مبارکباد دیتا ہوں۔

کینڈا کی تجاویز کا معاشی پہلو بیان کرنے سے پیشتر مناسب ہے کہ ایک سیاسی مسئلہ کی طرف بھی کچھ اشارہ کر دوں۔ کینڈا جو مملکت برطانیہ کی ایک قلمرو ہے اس کی طرف سے جداگانہ اور آزادانہ طور پر جو تجاویز پیش

قومی زر کے بدلے سونے کی شکل میں ادائی کی بھی اجازت ہو گی۔
ایسے ممالک کے لئے جنکا سرکاری ذخیرہ تین ملین سونے سے کم ہو یونین ایسے انتظامات کر سکے گی جن سے ان ممالک کو مہلت دیجائے کہ وہ سونے کے بدلے اپنے قومی زر کی شکل میں نسبیے کی رقم ادا کر دیں۔ سابقہ فقروں کی شرائط سے قطع نظر یہ یونین بیرونی مبادے کے ذریعہ کی فروخت رکن ممالک کے ہاتھ کر سکیگا تا کہ سونا حاصل کر کے ان کے قومی چندے کی ادائی ہو سکے۔
بورڈ وقتاً فوقتاً خاص خاص ممالک کے نسبیئے میں ترمیم کرنیکا مجاز ہو گا لیکن نسبیئے میں اضافے کی تحریک پر جو رائے شماری ہو گی اس میں نویں فقرے کے جدول کے اعتبار سے کمی بیشی کر دی جائے گی یعنی ہر ملک کی مجموعی دوٹوں میں دوسرے ممالک کے زر کی خرید اور فروخت کے اعتبار سے زیادتی اور کمی کر دی جائے گی۔ کسی ملک کے نسبیئے میں اضافہ نہیں کیا جائیگا اس ملک کے نمائندے کے ایماکے بغیر۔
نسبیے کے ۵۰ فیصد کی حد تک یونین اراکین ملک سے قرض لے سکیگی۔ اسکے متعلق شرائط کا تعین یونین کے قواعد اور ضوابط میں ہو گا۔ یونین قرض حاصل کرنے کے اختیار کو اس وقت تک نہ استعمال کرے گی جب تک کہ وہ اپنے سونے کی مقداروں کے ذریعے متعلقہ زر کی مزید مقدار کو حاصل کرنے کی تدبیر پہ عمل نہ کرے۔

مندرجہ بالا شرائط کو ملحوظ رکھتے ہوئے یونین کسی ملک سے اس وقت قرض لے سکے گی جب کہ اس ملک کے زر کی مقدار اس کے پاس ۱۰ فیصد سے بھی کم رہ گئی ہو۔ اس اختیار کے ساتھ ساتھ اس کا یہ فرض بھی ہوگا کہ متعلقہ زر کی قلت کی تلافی دوسرے ممالک سے سونے یا زر کے حصول کے ذریعے کرے۔

یونین مجاز ہوگی کہ اس قسم کے قرضوں کو جب چاہے واپس کر دے۔ قرض دینے والے ممالک کو اسکا استحقاق ہوگا کہ سونے کی حد تک جس وقت چاہیں واپسی کا مطالبہ کریں تو نیز زر کی شکل میں بھی قرض کی ادائیگی کا مطالبہ حسب خواہش ہو سکتا ہے اگر اس طرح یونین کے پاس اس زر کی مقدار کے ۵۰ فیصد نسبتہً سے کم نہ ہو جائے۔ واپسی قرض کے لئے تیس دن کی اطلاع ضروری ہے۔

یونین کے لئے زر کی اکائی:-

(۱) یونین کے لئے زر کی اکائی بین الاقوامی اکائی زر کی حیثیت رکھے گی جس میں ½ ۱۳۷ گرین خالص سونا ہوگا۔ یونین کے حسابات اسی اکائی کی شکل میں رکھے اور شائع کئے جائیں گے۔

(۲) اکائی کی قدر میں بہ شکل طلا کسی قسم کی تبدیلی نہ ہو سکیگی بجز اراکین کی ⅘ اکثریت کی رائے سے

(۳) مختلف ممالک کے زر کی قدر سونے یا اکائی کی شکل میں

طے کر دی جائے گی اور سوائے یونین کی اجازت کے اس میں ترمیم نہ ہو سکے گی۔

(۴) اراکین ملک سے یونین بشکل اکائی امانتیں قبول کر سکیگی جو کہ دوسرے ممالک کے نام انتقال پذیر ہوں گی اور جن کے لئے صد فی صد سونے کا ذخیرہ رکھنا پڑے گا۔

شرح مبادلہ :-

(۱) یونین، ان شرحوں کی اساس پہ جو اس کے اور دوسرے ممالک کے درمیان قائم ہوئی ہیں ان شرحوں کا تعین کرے گی جن پہ وہ مقامی کرنسی کا تبادلہ اور سونے کی خرید و فروخت کرے گی۔ ان شرحوں میں ایک فیصد سے زائد تفاوت نہیں ہونا چاہیئے۔ بجز مندرجہ ذیل استثنائی صورت کے اراکین ممالک ان شرحوں میں یونین کی مرضی کے تبدیلی نہ کر سکیں گے ورنہ اس کی برعکس صورت میں ان کو ہرجانہ ادا کرنا ہو گا۔

(۲) مندرجہ بالا شرط سے قطع نظر کوئی ایسا ملک جو بیرونی مبادلے کے ذرائع کا متواتر خریدار رہا ہو اور جس کا تناسب اوسطاً اس کے نسبیئے کے ۵۰ فیصد سے کم سابقہ سال بھر تک نہ ہو وہ اس کا مجاز ہو گا کہ اپنی شرح مبادلہ میں زیادہ سے زیادہ ۵ فیصد کی تخفیف کر دے۔ لیکن یہ اختیار ان ممالک کو نہیں حاصل ہوگا

جن کے پاس اس کے نسبیئے کے ۵۰ فیصدی کی حد تک سونے یا قومی زرہ کا ذخیرہ موجود ہو۔ اس اختیار کو کوئی ملک دوبارہ نہیں استعمال کر سکے گا بغیر یونین کے ایما کے۔

(۳) اگر کسی ملک کی شرح مبادلہ میں تبدیلی ہو تو اس کا اثر یونین کے مجموعی اثاثوں پر نہیں ہو گا۔ کیونکہ جس ملک کی شرح مبادلہ میں تخفیف ہو گی اس کا فرض ہو گا کہ اپنے حصہ رسد کی کمی کو پورا کرے۔ اسی طرح اگر کسی ملک کی شرح مبادلہ میں اضافہ ہو گا تو وہ ملک مجموعی اثاثوں میں کچھ حصہ طلب کرنے کا مجاز ہو گا۔

یونین کا کاروبار

خسارہ دار ملکوں پر منطبق ہونے والے مخصوص شرائط

۱۔ یونین کو یہ اختیار ہو گا کہ اپنی مقرر کردہ شرح مبادلہ کے مطابق کسی ممبر ملک کے خزانے مبادلہ فنڈ یا مرکزی بنک کو جو اس مقصد کے لئے اس ملک کے نمائندے کا کام کرے حسب ذیل شرائط پہ کسی ملک کے زرہ کو جو یونین کے قبضے میں ہوں فروخت کرے۔

(۱) بغیر خاص اجازت حاصل کئے ہوئے کسی ملک کو یہ اختیار نہ ہو گا کہ وہ یونین کے مبادلات خارجہ کا خالص خریدار بن سکے۔

بجز اس مقصد کے لئے کہ وہ چالو کھاتے میں مخالف توازن ادائی کو درست کرنا چاہتا ہو۔ یونین کو یہ حق حاصل ہو گا کہ وہ کسی وقت بھی کسی ایسے ملک کو فروخت کئے جانے والے مبادلات خارجہ کی حد مقرر کر دے جو چالو کھاتے میں مخالف توازن ادائی رکھتے ہوئے بھی اصل کی برآمد کی اجازت دے رہا ہو۔

تفصیل شرائط متعلق (۱) خسارہ دار ملکوں کے چالو کھاتے پر مخالف توازن ادائی کو درست کرنے کے لئے مبادلات خارجہ کی خریدی کے حق پہ پابندی۔

(۱) کوئی بھی ملک مبادلات خارجہ کا خالص خریدار قرار دیا جائے گا اگر یونین کی زروں کی خرید و فروخت کے نتیجے کے طور پر یونین کے ذخیرۂ زر میں اس ملک کے زر کی مقدار اس حد سے بڑھ جائے جو ابتدا میں اصل کی صورت میں مہیا کی گئی تھی۔

(۲) یونین مقررہ وقفوں سے کسی رکن ملک سے خواہش کرے گی کہ وہ چالو کھاتے پر اپنے بین الاقوامی ادائیوں کے حسابات اصل کے حسابات اور حکومتی یا خانگی سونے اور مبادلات خارجہ کے ذخیروں کے متعلق اعداد و شمار فراہم کرے اور یہ بھی لازمی ہو گا کہ وہ یونین کے افسروں کو وہ تمام تفصیلی تشریحات جن کی بنیاد پہ یہ اعداد و شمار تیار کئے گئے ہیں مہیا کریں۔ کسی وقت بھی اگر یونین یہ محسوس کرے کہ کسی ملک سے اصل کی منتقلی کا نتیجہ

بالواسطہ یا بلاواسطہ طور پر یونین سے مبادلات خارجہ کی خالص خریداری کی صورت میں ظاہر ہو رہا ہے تو یونین کو یہ اختیار ہوگا کہ وہ اس ملک کے ہاتھوں مبادلات خارجہ کی مزید فروخت اس شرط پر کرے کہ وہ ملک اصل کی بیرونی منتقلی پر نگرانی رکھے گا قواعد بالا کی عمومیت کو متاثر کئے بغیر عام طور پر یونین ہر اس ملک کو جو کہ اپنے نسبیہ کے ۲۵ فیصدی کی حد تک مبادلات خارجہ کا خالص خریدار رہا ہو ہدایت کرے گی کہ وہ اگر پہلے سے کوئی پابندی نہیں ہے تو اصل کی بیرونی منتقلی پر پابندیاں عائد کرے۔

(۳) ایسے ممالک جو کہ مبادلات خارجہ کے خالص خریدار رہے ہوں ان کی ایسی درخواستیں جن کے متعلق پیراگراف (۹) میں حوالہ دیا گیا ہے کہ چالو کھاتے پر مخالف توازن ادائی کو درست کرنے کے علاوہ کسی اور مقصد کے لئے مبادلات خارجہ کے لئے ضرورت محسوس ہو۔ انتظامی بورڈ اپنی خاص توجہ ایسی درخواستوں پر جو بیرونی قرضوں کو سلجھانے میں آسانی کے خاطر مبادلات خارجہ طلب کریں مرکوز کرے گا۔ اور خصوصاً ایسی صورت میں جب کہ یہ عام معاشی صورت حال کے نقطۂ نظر سے بھی پسندیدہ ہوں اور ایسے اراکین ممالک کی مبادلات خارجہ کے لئے درخواست پر بھی خاص توجہ دیگا جو اپنی بیرونی ذمہ داریوں کے سلسلہ میں خسارہ دار نہ ہوں بلکہ صرف بیرونی قرضوں پر تعہدی اصل کی ادائیوں کو برقرار

رکھنے کے لئے مبادلات خارجہ طلب کر رہے ہوں۔

(ب) مبادلات خارجہ اور سونے کے ذخیروں کے موثر استعمال کو ترقی دینے کے لئے کسی رکن ملک کو یونین سے مبادلات خارجہ کا خالص خریدار ہونے کا اس وقت تک اختیار نہ ہوگا جب تک کہ اس ملک کے سونے میں آسانی سے بدل پذیر مبادلات خارجہ اور سونے کے خانگی اور سرکاری ذخیرے اس کے نسبیہ سے زائد رہیں۔

تفصیلی شرائط متعلق (ب) ایسے ملکوں کی جو سونے اور مبادلات کے بڑے اور آزاد ذخیرے رکھتے ہوں یونین سے مبادلات خارجہ کی خریداری کے حق پر پابندی۔

اس شرط کی توضیح کرتے ہوئے انتظامی بورڈ چند ایسے ایشیائی ممالک کے موقف کا خاص خیال رکھے گا جہاں پر سونا زمانہ قدیم سے ایک ذاتی خزانے یا سرمائے کی حیثیت سے استعمال ہوتا رہا ہے۔

(ج) عام طور پر یونین کو یہ اختیار ہوگا کہ اراکین ملکوں کو ان کے نسبیہ کے ۲۰۰ فیصدی تک ان کے مقامی زر کے بدلے میں مبادلات خارجہ فروخت کرے۔ مبادلات خارجہ کی خالص فروخت پہلے سال میں ممبر ممالک کے نسبیہ کے ۵۰ فیصدی سے متجاوز نہ ہو سکے گی اور مجموعی فروخت یونین کے کاروبار کے دوسرے تیسرے اور چوتھے سالوں میں بالترتیب ۱۰۰ فیصدی ۱۵۰ " اور ۲۰۰ " سے

متجاوز نہ ہو سکے گی۔

تفصیلی شرائط متعلق (ج) مبادلات خارجہ کی فروخت پر پابندی کے مخصوص حدود مندرجہ ذیل پیراگراف ۳ کی تشریح کے مطابق انتظامی بورڈ کے خاص حکم پر جس میں کہ قوت رائے دہی کو وزن کیا جائے گا تاکہ یونین کو ممبر ملک کے زر کی خالص خرید وفروخت کی اجازت دی جائے۔ یونین ان حدود سے زیادہ بھی کسی زر کو خریدے گی بشرطیکہ (ا) وہ ملک جس کا زر حاصل کیا جا رہا ہو یونین کے ان سفارشات کو جو اس کی توازن ادائی کے عدم توازن کو درست کرنے کے لئے کی گئی ہوں اختیار کرنے اور عمل میں لانے پر رضامندی ظاہر کرے یا (ب) یہ انتظامی بورڈ کی رائے ہو کہ اس ملک کا توازن اس قسم کا ہے اور جو ان توقعات کی معقولیت کی دلیل ہو کہ یونین کے زائد زر کے ذخیرے ایک مناسب مدت میں ادا کئے جا سکتے ہوں۔

(د) سونے اور مبادلات خارجہ کے موجودہ ذخیروں کے موثر استعمال کو ترقی دینے کے لئے یونین کسی ملک سے جو کہ اپنی مبادلات خارجہ کی خالص خریداری کو اپنے نسبیہ کے ۵۰ فیصدی سے زیادہ تک پہونچا دیں مبادلات خارجہ کی مزید فراہمی کے سلسلہ میں بطور ایک شرط کے یہ خواہش کرے گی کہ اس کے یا اس کے باشندوں کی ملکیت میں ایسے سونے یا مبادلات خارجہ کی مناسب مقداریں

جو یونین کے لئے قابل قبول ہوں مقامی زر کے بدلے میں یونین کو فروخت کرے۔

(ق) مندرجہ بالا پیراگراف (ج) کی شرائط کا لحاظ کئے بغیر انتظامی بورڈ کی نظر میں جب کبھی کوئی ملک معقول رفتار سے زیادہ اپنے نسبیہ کو ختم کر رہا ہو تو بورڈ عدم توازن کو دور کرنے کیلئے اس ملک سے چند مناسب سفارشات کرے گا اور آیندہ مبادلات خارجہ کی مزید فروخت کے لئے ایسی شرائط پیش کرے گا جو وہ یونین کے عوامی مفاد کے حسب حال اور مناسب سمجھے گا۔

۲- ایک فیصد فی سال کی رقم سونے کی صورت میں ایسے ملکوں سے وصول کی جائے گی جن کے زر کی مقدار یونین کی تحویل میں ان کے نسبیہ سے زیادہ ہوگی۔

یونین کا کاروبار

توفیری ممالک پر منطبق ہونیوالے خاص شرائط

(۱) رکن ممالک کے مبادلات خارجہ اور سونے کی جمع ہونے والی رسدوں کے موثر استعمال کو ترقی دینے کے لئے رکن ممالک یونین کی خواہش پر مقامی زر کے بدلے میں یا بیرونی زروں کے بدلے میں

جن کی ان کو ضرورت ہو وہ تمام سونا اور مبادلات خارجہ یونین کو دیدینگے جو ان کو اس مقدار سے زیادہ حاصل ہو جتنی مقدار میں کہ یونین میں شرکت کے فوراً بعد ان کے پاس موجود تھے۔

تفصیلی شرائط متعلق (۱) سونے اور مبادلات خارجہ کی جمع ہونے والی رسدیں اس شرط کی حد تک صرف آزاد مبادلات خارجہ اور سونے سے بحث کی گئی ہے ہر رکن ملک اس بات پر رضامند ہو گا کہ وہ سرکاری یا خانگی سونے اور مبادلات خارجہ کے ذخیروں کے متعلق یونین کو مواد فراہم کرے۔

۲۔ اگر یونین کی کارروائیوں کے وجہ سے کسی رکن ملک کا زراس کے نسبیہ کے ۵۰ فیصدی کی حد تک فروخت ہو جائے تو یونین متعلقہ زر میں اضافے کی غرض سے دوسرے بین الاقوامی شغل اصل کے جوادارے قائم ہوں گے ان کے ساتھ تعاون کر کے ایسی تدابیر پر عمل کر سکے گا جن کے ذریعے اس ملک کے بیرونی سرمائے میں کمی بیشی ہو سکے۔ اس مقصد کے لئے وہ بیرونی مبادلے کو فروخت کرنے کا انتظام کر سکے گی۔

۳۔ اگر یونین کے پاس کسی رکن ملک کے زر کی موجودہ مقداروں میں تخفیف مجلس انتظامی کی رائے میں زائد از ضرورت رفتار سے جاری ہو تو یہ مجلس صورت حال کے متعلق رپورٹ پیش کر سکے گی۔ یونین کا یہ استحقاق اور فرض ہو گا کہ اگر کسی رکن ملک کا زراس کے

کی گئی ہیں، اس سے ظاہر ہو رہا ہے کہ مملکت برطانیہ کے اندر نوآبادیات کا درجہ کس قدر حقیقی اور آزاد ہے۔

کینیڈا کی یہ تجاویز برطانوی اور امریکی تجاویز کو پیش نظر رکھ کر مرتب کی گئی ہیں اور ان میں دونوں تجاویز کے ممکنہ نقائص کو دور کر کے ایک بین بین راہ نکالی گئی ہے۔ ان کی تجاویز میں لین داروں اور دین داروں دونوں کا مفاد پیش نظر رکھا گیا ہے۔ اس میں جملہ ملکوں کے نسبیوں کی تعداد بڑھا دی گئی ہے لیکن سونے کی شرح کم کر دی گئی ہے اور انجمن حساب کے ذرائع میں اضافہ کرنے کے لئے اس امر کی گنجائش رکھی گئی ہے کہ وہ رکن ممالک سے انکے نسبیوں کی پچاس فیصدی کی حد تک ان سے قرضہ لے سکے۔ بین الاقوامی زر کے سونے کی مقدار میں بھی تبدیلی ہو سکے گی بشرطیکہ ۸۵ فیصدی اراکین اسکے لئے آمادہ ہوں، ان تجاویز میں اس امر کا بھی لحاظ رکھا گیا ہے کہ مقروض ملک اسوقت تک انجمن حساب کے ذرائع سے مستفید نہیں ہو سکینگے یعنی اس سے قرض نہیں لے سکیں گے۔ جب تک کہ ان کے پاس سونا یا مبادلات خارجہ موجود ہیں۔ اسی طرح ان تجاویز میں کوئی اور ترمیمات پیش کی گئی ہیں جن کا مفصل حال اس رسالہ کے مطالعہ سے ہو سکتا ہے۔

انور اقبال قریشی

نسبتہ کے ۷۵ فیصدی سے زائد فروخت ہو جائے تو وہ اس ملک کو مفصل رپورٹ بھیجے جس میں نہ صرف اسباب کا مفصل تجزیہ ہو بلکہ ایسی سفارشیں بھی ہوں جن سے متعلقہ ملک کے بین الاقوامی حسابات میں توازن قائم ہو سکے۔ یہ سفارشیں زر، مالیاتی مسلک، شرح مبادلہ، تجارتی پالیسی اور بین الاقوامی شغل اصل سے متعلق ہو سکتی ہیں۔

اُن مُمالک کے لئے جن کا زر کم یاب ہوتا جاتا ہی رپورٹ کی تفصیلی شرط

جو متحدہ کمیٹی رپورٹ مرتب کرنے کے لئے مقرر ہو اس میں متعلقہ ملک کے نمائندے کا شمول لازمی ہے۔ یہ رپورٹ سارے اراکین ممالک کو بھیجی جائے گی اور اگر مناسب ہوا تو شائع کر دی جائے گی۔

۴۔ یونین اس کی مجاز ہو گی کہ کسی رکن ملک سے اس کے زر کی زائد مقداروں کے حصول کے لئے ان شرائط پر انتظام کرے جو دونوں کے لئے تشفی بخش ہوں۔

۵۔ یونین اس کی مجاز ہو گی کہ کسی رکن ملک سے کسی دوسرے رکن ملک کے زر کی فوری ضروریات کی تکمیل کے لئے ان شرائط پر انتظام کرے جو دونوں کے لئے تشفی بخش ہوں۔

۶۔ اگر مجلس انتظامی یہ محسوس کرے کہ کسی زر کی متوقعہ طلب کے باعث یونین کے پاس اس کی مقداریں ختم ہو جائیں گی تو یہ مجلس انکس

زر کی موجودہ مقداروں کے متعلق مختلف اراکین ممالک کو مطلع کردیگی اوراس کے پہلو بہ پہلو ایسا طریقہ بھی تجویز کرے گی جس کے ذریعے نہ صرف تقسیم میں مساوات پیدا ہو جائے بلکہ متوقعہ طلب اور رسد متوازن ہو جائیں۔

قلیل زر کی رسد بندی کے متعلق تفصیلی شرائط:۔

۱۔ مندرجہ بالا قاعدے کا نفاذ اسی صورت میں ہوگا جبکہ یونین رکن ملک سے زر کی مزید مقداریں قرض لینے کا اختیار استعمال کر چکی ہو۔ یعنی متذکرہ بالا اختیار سے اسی وقت استفادہ کیا جائیگا جب کہ یونین متعلقہ زر کی رسد میں اضافے کے لئے دوسری ممکنہ موزوں تدابیر اختیار کر چکی ہو۔

۲۔ مندرجہ بالا شرط میں ترمیم ہو سکے گی اگر یونین یہ محسوس کرے کہ کسی ملک کے زر کی رسد میں تخفیف ہو رہی ہے اور اسکی مختلف ممالک کے مابین مناسب تقسیم کے لئے پابندیوں کی ضرورت ہے۔

۳۔ زر کی رسد بندی کے سلسلے میں حکومت کو چاہئے کہ بین الاقوامی معاشی حالات کے لحاظ سے اہم ترین ضرورت کو پیش نظر رکھے۔ وہ ان ممالک کی ضروریات کی شدت کا اندازہ بھی کرے گی جو کم یاب زر کا مطالبہ کریں گے۔

۴۔ اراکین ممالک اس پہ متفق ہوں گے کہ جس ملک کے زر کی

رسد بندی یونین کرے اس کی درآمد پر اگر دوسرے ممالک تحدید عائد کرنے کی کوشش کریں تو اسے بیش از بیش مراعات والے تجارتی معاہدوں کا ایک شاخسانہ نہیں تصور کیا جانا چاہئیے۔ بجز ان ممالک کے جن کے پاس سونے یا قومی زر کا ذخیرہ ان کے نسبیئے کے ۵۰ فیصد سے زیادہ ہو۔ **نوٹ**۔ اس تجویز پر بعد کو بین الاقوامی تجارتی مسلک کی روشنی میں نظر ثانی کرنی پڑے گی۔

جب بھی انتظامی بورڈ کسی رکن ملک کے زر کی رسد بندی کی پالیسی پر عمل کرے تو وہ دوسرے ممالک سے یہ خواہش کر سکے گا کہ وہ ایک طرف اپنے باشندوں کو اپنے زر اور ہنڈیوں وغیرہ کو متعلقہ ملک میں فروخت کرنے سے باز رکھیں تو دوسری طرف غیر اراکین ممالک کے بازاروں سے قلیل زر خریدنے سے انہیں روکیں۔ اس کے علاوہ جب یونین رسد بندی کے اصول پر کارفرما ہو تو اس کا یہ فریضہ بھی ہوگا کہ شرح مبادلہ پر نظر ثانی کرنے کے بعد بدلے ہوئے حالات کے لحاظ سے ان میں ترمیم کی سفارش کرے۔

یونین کے عام اختیارات:۔

متذکرہ بالا فقروں میں جن فرائض کی تشریح ہوئی ہے ان کی تکمیل کے لئے یونین کو ضروری اختیارات حاصل ہوں گے۔ یونین' سونا' زر اور اراکین ممالک کے سرکاری تمسکات کی خرید' فروخت

اور ذخیرہ کر سکے گی۔ اس کے علاوہ وہ امانتیں قبول کریگی، سونے کا تعین کرے گی، اپنے واجبات پر بٹہ کاٹے گی یا انہیں اراکین ممالک کے ہاتھ فروخت کر سکے گی۔ یہ یونین سونے اور رقوم کے بین الاقوامی حسابات کے لئے حساب گھر کے فرائض بھی انجام دے سکے گی۔ لیکن اس کے پہلو بہ پہلو ہر ملک کا اپنا قومی زر اندرونی ادائیوں کے لئے ہر طرح آزاد ہو گا۔

اگر کسی ملک کے زر کا ذخیرہ یونین کے پاس اسکے نسبئے سے متجاوز ہو جائے تو یونین اس ملک کی خواہش پر سونے کا توفیری حصہ اس کے ہاتھ دوبارہ فروخت کرنے کی مجاز ہو گی۔

۳۔ اگر کسی ملک کا نمائندہ اس پر راضی ہو تو یونین اس ملک کی رقوم کو اس ملک کے سرکاری تمسکات میں مشغول کر سکتی ہے۔

(۴) یونین کو اختیار ہو گا کہ غیر اراکین ممالک کے زر کی خرید و فروخت کرے لیکن اس زر کو یونین اپنے پاس ۶۰ روز سے زائد نہیں رکھ سکتی۔

(۵) یونین کو یہ اختیار ہو گا کہ اراکین ممالک پر ان کے تناسب لحاظ سے یونین کے مصارف کا بار عائد کرے اور یہ مصارف اسی حد تک عائد کئے جائیں گے جس حد تک کہ یونین کی آمدنی اخراجات کی کفالت کرنے کے قابل نہ ہو۔

(۶) یونین سونے کے تمام کاروبار پہ چوتھائی فیصد مصارف انتظام عائد کرے گی۔

(۷) یونین کو اپنے کاروبار چلانے کے لئے صرف حسب ذیل اداروں سے یا ان اداروں کے توسط سے کام لینا پڑے گا۔
(ا) خزانے، مبادلہ فنڈ یا حکومت کے مالی ادارے یا مرکزی بنکوں سے بشرطیکہ بنک متعلقہ ملک کی نمائندگی کرنے والے رکن کی رضامندی حاصل کرے۔ اور (ج) بین الاقوامی بنکوں سے جو اراکین ممالک کی ملکیت ہوں۔ لیکن یونین کو اختیار ہو گا کہ بورڈ میں متعلقہ ملک کے نمائندہ رکن کی رضامندی کے بعد خود اپنے ممتکات براہ راست اراکین ممالک کے اشخاص یا اداروں کو فروخت کرے۔

(۸) یونین کو یہ اختیار ہو گا اور یہ اس کا فرض ہو گا کہ ایسے بین الاقوامی نوعیت کے اداروں سے تعاون عمل کرے جو بین الاقوامی معاملات طے کرنے کے لئے قائم ہوں یا قائم کئے جائیں جو بین الاقوامی شغل اصل اور تجارتی پالیسی سے دلچسپی رکھتے ہوں۔ لیکن یہ ضروری نہیں کہ اس کا کاروبار صرف انہی دونوں امور تک ہی محدود ہو۔

زمانہ جنگ کے غیر معمولی فاضلات

یونین کے کاروبار کے پہلے دو سال تک اسکو یہ اختیار ہو گا کہ وہ اراکین ممالک کے زمانہ جنگ کے ایسے غیر معمولی فاضلات کو

جو دوسرے اراکین ممالک کے پاس ہوں ان فروشندہ ملکوں کے قومی زر کے بدلے میں یا مبادلات خارجہ کے بدلے میں جو اس ملک کو اپنی بین الاقوامی ادائیوں کے چالو کھاتوں کے خساروں کو دور کرنے کے لئے درکار ہوں خریدے گی بشرطیکہ یہ رقم تمام ممالک کے مجموعی نسبیوں کے ۵ فیصدی سے زیادہ نہ ہوں دو کاروباری سالوں کے بعد انتظامی بورڈ یونین کی توسط سے زمانۂ جنگ کے غیر معمولی فاضلات جو کسی ملک کے حساب میں دوسرے ملک کے پاس جمع ہوں اور اسی نوعیت کی دیگر مالی دین داریوں کی جزئی یا کلی تدریجی بے باقی کی تجویز پیش کرے گا۔ اگر انتظامی بورڈ اپنے آپ کو اس سفارش کا اہل نہ پائے کہ یونین کے ذرائع اس مقصد کے لئے استعمال کئے جائیں تو اس کا یہ فرض ہوگا کہ وہ کوئی دوسرا ایسا طریقہ تجویز کرے جس سے کہ یہ مسئلہ حل ہو سکے۔

حق رائے دہی

(۱) ہر ممبر ملک کو ۱۰۰ ووٹ حاصل ہوں گے۔ اس کے علاوہ ہر ملک کو اپنے نسبیہ کی ہر ایک لاکھ اکائیوں پر مزید ایک ووٹ حاصل ہوگا۔

(۲) تمام فیصلے اراکین کی کثرت رائے سے کئے جائیں گے بشرطیکہ خاص طور سے اس کے خلاف طے نہ پا جائے۔

(۳) مندرجہ بالا پیراگراف (۱) کی شرائط کا لحاظ کئے بغیر یونین پچھلے سال کے اوسط کے مطابق دوسرے اراکین ملکوں کو

THIS EBOOK IS DOWNLOADED FROM
SHAAHISHAYARI.COM

LARGEST COLLECTION OF URDU
SHERS, GHAZALS, NAZMS AND EBOOKS.

فروخت کرنے کے لئے جن وسائل کا خالص استعمال کریگی اور ان استعمال شدہ وسائل کے بجائے جب کسی رکن ملک کے اضافہ نسبیہ کا حکم ہوگا اور اس بناء پر اگر کوئی ملک فنڈ کے لئے وسائل فراہم کرے گا تو اس ملک کی ہر ایک لاکھ اکائیوں کی فراہمی پر (خواہ وہ ابتدائی اصل کی فراہمی کی شکل میں ہو یا پیراگراف ۲ کے شرائط کے مطابق قرضوں کی شکل میں ہوں) اسے مزید ایک ووٹ حاصل ہوگا اور جب اراکین ممالک یونین کی رقومات استعمال کرینگے تو اس کی وجہ سے ہر ایک لاکھ اکائیوں کے استعمال پر ایک ووٹ کھو دیں گے۔

انتظام

(۱) یونین کا انتظام ایک انتظامی بورڈ کے ہاتھ میں ہوگا۔ ہر حکومت ایک نمائندے اور ایک مددگار کا انتخاب کرے گی جو اپنی حکومت کی مرضی کے زیر اثر تین سال تک بورڈ میں کام کریں گے۔ نمائندوں اور مددگاروں کا دوبارہ تقرر بھی ہو سکے گا۔

(۲) انتظامی بورڈ یونین کے ایک گورنر کو منتخب کریگا اور ایک یا اس سے زیادہ مددگار بھی مقرر ہوں گے۔ گورنر بورڈ کا بہ عہدہ ممبر ہوگا۔ اور بورڈ کے کارگذار عملہ کا صدر ہوگا۔ گورنر اور اس کے مددگار پانچ سال کے لئے منتخب کئے جائینگے اور ان کو دوبارہ منتخب کیا جا سکے گا اور بورڈ کو اختیار ہوگا کہ

ان کو کسی وقت بھی کسی وجہ سے علیحدہ کر دے۔

(۳) انتظامی بورڈ۔ مقررہ کردہ ضوابط کے مطابق یونین کا گورنر کارگذار عملے کو منتخب کرے گا۔ معاشی معاملات اور مسائل کے سلسلے میں مشورہ حاصل کرنے کے لئے اراکین ملکوں یا بین الاقوامی نوعیت کے اداروں کی خواہش پر عملے کے اراکین اس کام کے لئے مل سکیں گے۔

(۴) انتظامی بورڈ اپنے اراکین پر مشتمل ایک مجلس عاملہ مقرر کرے گا جو کم سے کم گیارہ اراکین پر مشتمل ہو گی۔ بورڈ کا صدر اس مجلس عاملہ کا صدر اور یونین کا گورنر اس کا ممبر بہ عہدہ ہو گا۔ مجلس عاملہ کے جلسے کم سے کم ہر دو مہینے میں ایک بار یا اگر مجلس عاملہ تصفیہ کرے تو اس سے کم مدت میں منعقد ہوں گے۔

(۵) انتظامی بورڈ ایک سالانہ جلسہ اور اسی طرح کے دوسرے جلسے اگر ان کی ضرورت محسوس ہو گی منعقد کرے گا۔ اراکین ملکوں کی خواہش پر اگر وہ ایک چوتھائی ووٹوں کے حامل ہوں تو بورڈ کا صدر کسی ایسے مسئلہ پر جو بورڈ کے سامنے پیش کیا گیا ہو بحث کرنے کے لئے بورڈ کا جلسہ طلب کرے گا۔

(۶) یونین کو جو منافع خالص حاصل ہو گا اس کی تقسیم حسب ذیل طریقہ پر عمل میں آئے گی۔

(۱) منافع کا ۵۰ فیصدی اس وقت تک مدات محفوظہ میں

جمع ہوتا رہے گا جب تک کہ یہ یونین کے مجموعی نسبیوں کا ۱۰ فیصدی نہ ہو جائے۔

(ب) ۵۰ فیصدی منافع ہر سال اراکین ملکوں کے درمیان ان کے نسبیوں کے تناسب سے تقسیم ہو گا۔

یونین سے علیٰحدگی یا برطرفی

(۱) کوئی ملک اگر اپنے فرائض کو بجالانے میں ناکام رہے تو اراکین کے کثرت رائے کے فیصلے کی بناء پر اس کو معطل کر دیا جائیگا معطلی کے زمانے میں اس ملک کو رکنیت کی تمام مراعات سے محروم رکھا جائے گا لیکن دوسرے اراکین کی طرح اس پر فرائض کی پابندی لازمی ہو گی۔ ایک سال کے ختم پر اس ملک کو خارج کر دیا جائے گا بجز اس صورت کے کہ وہ اپنی حالت کو مستحکم کرے اور اراکین کثرت رائے سے اس بات کا فیصلہ کریں کہ اس کی رکنیت بحال رہے

(۲) کوئی ملک جو یونین سے مبادلات خارجہ کا خالص خریدار رہا ہو نوٹس کے ذریعہ سے علیٰحدگی اختیار کر سکتا ہے۔ نوٹس دینے کی تاریخ سے ایک سال بعد اس پر عمل ہو گا۔ اور اس درمیانی مدت میں اس ملک کو دوسرے اراکین کی طرح فرائض کی پابندی کرنی ہو گی

(۳) کوئی ملک جو یونین سے مبادلات خارجہ کا خالص خریدار نہ رہا ہو نوٹس کے ذریعے سے یونین سے علیٰحدگی اختیار کر سکتا ہے

۱۔ زر کے مابعد جنگ انتظامات کے

منصوبوں کے متعلق

کینیڈی ماہرین کے عام تاثرات

۱۔ حکومت کینیڈا کے افسروں نے اقوام متحدہ کے لئے استحکامی ذخیرے کے متعلق ممالک متحدہ امریکہ کے محکمہ خزانے کی ابتدائی تجاویز اور ان کے سلسلے میں امریکی ماہرین کی توضیحات کا مطالعہ کیا۔ یہی طریقہ بین الاقوامی حساب گھر کے لئے برطانوی ماہرین کی تجاویز کے ساتھ اختیار کیا گیا۔ برطانوی اور امریکی ماہرین کے ساتھ مباحث کا مقصد محض یہ تھا کہ ان کے تاثرات معلوم کئے جائیں۔ چنانچہ اس گفتگو کے نتیجے کے طور پر کینیڈی حکومت نے اس بارے میں اپنے آپ کو کسی خاص طرز عمل کا پابند نہیں قرار دیا ہے۔ برطانوی اور امریکی ماہرین نے اس امر پر زور دیا ہے کہ ان کی تجاویز کی نوعیت آزمائشی ہے اور انھوں نے کینیڈی حکومت کے نمایندوں کے روبرو اس کی صراحت کر دی ہے کہ اس ضمن میں تنقیدات اور مشورے قبول کرنے پر وہ ہر طرح آمادہ ہیں۔ کینیڈی

اور اس نوٹس پہ عمل تیس دن کے بعد سے شروع ہو گا اور اس درمیانی مدت میں دوسرے اراکین کی طرح اس پر یونین کے شرائط کی پابندی لازمی ہوگی سوائے اس کے کہ اس ملک کو جس نے کہ علیحدگی کی درخواست دی ہو قرارداد مندرجہ بالا پیراگراف ۲ کے تحت اس بات کی پابندی نہ ہوگی کہ وہ یونین کو قرض دے۔

(۴) کوئی ملک جو رکنیت سے علیحدہ یا خارج کیا جاچکا ہے اپنے زر میں اپنا جمع شدہ نسبیہ اور یونین کے ذمہ دوسری رقومات حاصل کرے گا۔ اسمیں سے وہ رقم منہا کر لی جائے گی جو اپنے یونین کو دینا ہو۔ یونین کو ایسے ممالک سے متعلق اپنی ذمہ داریوں کو پورا کرنے کے لئے پانچ سال کی مدت ملے گی۔

اراکین ممالک کے مسلک

ان تمام ذمہ داریوں کے علاوہ جو گذشتہ پیراگرافوں میں بیان کئے گئے ہیں رکن ملک کو حسب ذیل ذمہ داریوں سے بھی عہدہ برآ ہونا پڑے گا۔

(۱) دوسرے ملکوں کے زروں کے ساتھ قائم شدہ ابتدائی شرح مبادلہ کو جو یونین کے تصفیہ کے مطابق ہو برقرار رکھنے کے لئے مناسب کارروائی اختیار کرنی ہوگی اور شرح مبادلہ میں تبدیلی نہ کی جاسکے گی۔ بجز اس صورت کے کہ مندرجہ بالا پیراگراف ۲ کے تحت یا یونین کی رضامندی سے یہ کارروائی کی جارہی ہو۔ اور وہ بھی صرف اسی حد تک اور اسی سمت میں جس کی کہ یونین اجازت دے اراکین

ملکوں کی شرح مبادلہ ہیں صرف اسی حد تک کمی بیشی کی اجازت
دی جائے گی جتنی حد کہ یونین خود اپنے مبادلات خارجہ کی خرید
و فروخت کے سلسلے ہیں مقرر کرے۔

(۲) جتنی جلدی بھی کسی رکن ملک کے حالات اجازت
دینگے دیگر اراکین ملکوں کے ساتھ کاروبار ہیں مبادلات خارجہ کے
کاروبار پر سے پابندیوں کو ہٹا لینا پڑے گا۔ سوائے ان پابندیوں
کے جو اصل کی منتقلی پر موثر نگرانی کے لئے ضروری ہوں یونین کی
اجازت کے بغیر مزید پابندیوں کے عاید کرنے کی اجازت نہ ہوگی
سوائے ان پابندیوں کے جو اصل کی منتقلی پر نگرانی کے لئے ضروری ہوں

تفصیلی شرائط متعلق (۳) نگرانی تبادلہ کا ترک کرنا سوائے
ان پابندیوں کے جو اصل کی منتقلی کے لئے ضروری ہوں۔

(۱) یونین مناسب موقعوں پر اراکین ملکوں کو اس بات پر
متوجہ کرے گی کہ ان پابندیوں کے علاوہ جو کہ اصل کی منتقلی پر موثر
نگرانی کے لئے ضروری ہیں مبادلات خارجہ پر دیگر پابندیوں کو یا تو
ختم کر دیں یا گھٹا دیں اور ہر ملک یونین کے اس مشورے پر
دھیان دینے پر رضامند ہوگا۔

(۳) دوسرے ایسے اراکین ممالک کے ساتھ تعاون عمل کرنا ہوگا
جب کہ وہ یونین کی رضامندی کے ساتھ اصل کی بین الاقوامی منتقلی
کی تنظیم کی خاطر نگرانیوں کو اختیار کریں یا جاری رکھیں۔

تفصیلی شرائط متعلق (۳) اصل کی منتقلی پر منظورہ نگرانی تبادلے کے نفاذ میں تعاون عمل۔

(ا) کسی ایسے ممبر ملک کے باشندوں سے امانتوں تمسکات اور املاک کو قبول کرنے اور جمع کرنے سے انکار کرنا ہوگا جس نے کہ اصل کی برآمد پر پابندیاں عاید کر رکھی ہوں۔ سوائے اس صورت کے کہ اس ملک کی حکومت اور یونین سے اجازت حاصل کر لیگئی ہو

(ب) کسی ملک کے باشندوں کی تمام جائیداد کے متعلق جو املاک تمسکات یا امانتوں کی صورتوں میں ہوں یونین یا اس ملک کی حکومت کو تفصیلی معلومات بہم پہونچانا ہوگا۔ اور

(ج) اسی طرح کے دوسرے اور کام جن کی یونین سفارش کرے۔

(۴) بجز یونین کی رضامندی کے کسی دورخے بیرونی تبادلے کی چکتائی کے انتظامات نہ کرنا اور ایسا طریق زر جس میں ایک ہی زر کی متعدد قدریں ہوں اس سے اپنے آپ کو بے تعلق رکھتا ہوگا۔

(۵) کوئی ایسی حکمت عملی جس کے اختیار کرنے کا نتیجہ اختیار کرنے والے ملکوں یا دوسروں کے لئے توازن ادائی میں عدم توازن کی صورت ظاہر ہو یونین جو کچھ بھی رائے پیش کرے اس پر سنجیدگی سے غور کرنا ہوگا۔

(۶) ایسی تمام معلومات یونین کو فراہم کرنا ہوگا جو اس کے

اقدامات کے لئے ضروری ہوں اور اراکین کا یہ فرض ہوگا کہ یونین کی خواہش کے مطابق جس وقت اور جس شکل میں وہ چاہے رپورٹ فراہم کریں۔

(۷) ایسے قواعد اور قوانین کا اختیار کرنا جو یونین کے کام کے لئے ضروری ہوں اور جن سے یونین کے کاروبار میں آسانی پیدا ہو۔

بزم معاشیات جامعہ عثمانیہ

کی

دیگر مطبوعات

ہندوستان کے زر پر جنگ کے اثرات	محمد احمد خاں۔ قیمت ایکروپیہ چار آنے
جنگ اور غذا کا مسئلہ	شفیق الرحمٰن۔ قیمت بارہ آنے۔
حیدرآباد کی صنعتوں پر جنگ کے اثرات	محمد نظام الدین احمد۔ قیمت ایک روپیہ
حیدرآباد میں قیمتوں کی نگرانی۔	احمد عبدالماجد قیمت ایک روپیہ۔
جنگ اور راتب بندی	سید احمد مینائی قیمت ایکروپیہ چار آنہ
جنگ اور ہندوستان کا قومی قرضہ	محمد احمد خاں۔ قیمت بارہ آنے
انگلستان اور بین الاقوامی زر کے منصوبے	محمد احمد خاں۔ قیمت آٹھ آنے۔
امریکہ اور بین الاقوامی زر کے منصوبے۔	عطاء الرحمٰن علوی قیمت چھ آنے
کینیڈا اور بین الاقوامی زر کے منصوبے۔	خواجہ محمد شمس الدین قیمت آٹھ آنے
ہندوستان اور بین الاقوامی زر کے منصوبے۔	سید احمد مینائی۔ قیمت آٹھ آنے۔
محصول منافع زائد	سید احمد مینائی۔ قیمت آٹھ آنے۔
ہندوستان کی معاشی ترقی کیلئے ایک لائحہ عمل۔	سید احمد مینائی۔ قیمت بارہ آنے

ملنے کا پتہ۔ انڈیا بک ہاؤس عابد روڈ حیدرآباد دکن

ماہرین جو برطانوی اور امریکی تجاویز کا مطالعہ کرتے رہے ہیں انھوں نے اپنے عام تاثرات اور ایک متبادل منصوبہ پیش کیا ہے۔ برطانوی اور امریکی منصوبوں کی طرح کینیڈی تجاویز کی نوعیت بھی آزمائشی ہے۔ ان میں امریکی اور برطانوی تجاویز کی نمایاں خصوصیات کو مجتمع کر کے چند نئے عناصر کا اضافہ کیا گیا ہے۔

۲۔ امریکہ اور برطانیہ کی تجاویز اپنی اغراض کے اعتبار سے یکساں معلوم ہوتی ہیں یعنی ان دونوں کا مقصد زر کے ایک ایسے نظام کا قیام ہے جو کہ جنگ کے بعد بین الاقوامی تجارت کے دوبارہ قیام اور ترقی میں ممد ثابت ہو اور جو کہ مبادلے کو انتہائی سہل بنا سکے جو کہ ایسے ممالک کی راہ میں جو حتیٰ الامکان روزگار اور آمدنی کی اونچی سطح کو برقرار رکھتے ہوئے معاشی استحکام کے لئے موزوں مسلک اختیار کرنے میں رخنہ نہ ثابت ہو۔ ان مقاصد کے حصول کی خاطر برطانوی اور امریکی ماہرین نے بین الاقوامی زر سے متعلق ایک نئے ادارے کے قیام کی تجویز پیش کی ہے۔ تصور کے اعتبار سے یہ تجاویز ویسے تو بہت وسیع معلوم ہوتی ہیں لیکن جس مسئلے سے وہ متعلق ہیں اس کے مقابلہ میں پھر بھی محدود ہیں۔ تجربے کی بنا پر زر سے متعلق اس نظام کی اصلاح یقیناً ضروری ہے لیکن کوئی وجہ نہیں کہ فقط گذشتہ بیس برس کے محدود اور تلخ تجربے سے استفادہ کیا جائے۔ اگر ما بعد جنگ مصائب اور سختیوں سے قبل

اعتبار اور مبادلے کے تشفی بخش تعلقات نہ قائم ہو سکے تو یقیناً نا قابل تلافی نقصان ہو گا۔

۴۔ اگر زر کے بین الاقوامی منصوبوں کو کامیاب بنانا مقصود ہے تو دوسرے مسائل جو کسی طرح کم دقیق اور اہم نہیں انہیں بھی بین الاقوامی کارروائی کے ذریعے حل کرنا پڑے گا۔ صرف نظام زر کو اس درجے اہمیت دینا جس کے باعث دوسرے اہم ترین مسائل کی طرف خاطر خواہ توجہ نہ ہو سکے یقیناً نہایت خطرناک ہے۔ یہ مفروضہ کہ زر کے جدید انتظامات سے دوسرے مسائل آپ سے آپ حل ہو جائیں گے محض حسنِ ظن سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتا۔ جنگ کی وجہ سے پیدائش کی ساخت اور روزگار میں جو شدید تغیرات، ہر مصروف جنگ ملک اور اکثر غیر جانبدار ممالک میں وقوع پذیر ہوئے ہیں اُن سے متعلقہ اَن گنت اندرونی مسائل کو اگر فراموش کر بھی دیا جائے تب بھی بعض اہم بین الاقوامی مسائل مثلاً تجارتی مسلک، بین الاقوامی شغل اصل اور اہم پیداواروں کی قیمتوں کا عدم استحکام ایسے مسائل ہیں جن کا تشفی بخش حل ناگزیر ہے۔ زر کے انتظامات خواہ وہ کتنے ہی مکمل کیوں نہ ہوں، دو طرفہ تجارتی کارروائیوں، دین دار ممالک کا شغل اصل کے عوض درآمد سے مسلسل انکار جیسا کہ گذشتہ جنگ عظیم اور موجودہ جنگ کے درمیان ہوتا رہا ان کے باعث جو معاشی پیچیدگیاں پیدا ہوتی ہیں انکی موجودگی میں ہرگز برقرار نہیں رہ سکتے۔ لیکن یہ واقعہ کہ ہم کو متعدد مسائل کا

سامنا کرنا ہے کسی ایک مسئلے کو حل نہ کرنے کے لئے حیلہ یا عذر نہیں ہو سکتا کہیں نہ کہیں ابتدا ہونی چاہیئے اور جو اسباب پانچویں نقرے میں ظاہر کیئے گئے ہیں اُن کے پیش نظر بین الاقوامی نظام زر کے مسئلے سے نہایت معقول اور بار آور ابتدا ممکن ہے۔

۴۔ بین الاقوامی نظام زر کا قیام اُن تدابیر کا بدل نہیں ثابت ہو سکتا جو کہ جنگ کے خاتمے کے بعد تعمیر نو اور بین الاقوامی امداد کے لئے ضروری ہونگی اور کینیڈی ماہرین کی رائے میں زر کا کوئی بھی نظام جو مابعد جنگ قائم ہو اسے اس قسم کی ذمہ داریاں اپنے سر نہیں لینا چاہیئے۔ توازن حاصل کرنے کے لئے بین الاقوامی طویل المدت شغل اصل کے لئے بھی مسلسل و مستحکم انتظامات ناگزیر ہیں۔ یہ گمان نہیں کرنا چاہیئے کہ بین الاقوامی نظام زر کا مجوزہ ادارہ جنگ اور امن کے درمیان صرف عبوری دور کے لئے ہوگا۔ بیشک اس زمانے میں اسے خاص اہمیت حاصل ہوگی لیکن بہرکیف اسے مستقل صورت دی جانی چاہیئے۔

۵۔ برطانوی اور امریکی تجاویز کی ایک اہم بلکہ اہم ترین خصوصیت یہ ہے کہ ان دونوں میں مختلف ممالک کے مابین توسیع اعتبار کی شرط موجود ہے۔ توسیع اعتبار کے لئے طریق کار اور رقوم کی حد تک دونوں منصوبوں میں اختلاف ہے لیکن دونوں میں اس کی گنجائش موجود ہے کہ بیرونی اعتباری سہولتیں ان ممالک کو حاصل ہو سکیں

جنھیں ان کی ضرورت ہو اور ان کی فراہمی بجائے دو ملکوں کے درمیان دو طرفہ تجارتی معاہدے کے ایک بین الاقوامی ادارہ زر کے توسط سے ہو گی۔ توسیع اعتبار کی شرط دراصل اس حقیقت کا اعتراف ہے کہ جنگ کے بعد بہت سے ممالک کے پاس جن کی درآمدی ضروریات کافی ہوں گی بیرونی تبادلات کا ایسا ذخیرہ نہ موجود ہو گا جس کے بھروسے وہ بین الاقوامی معاشی نظام کے خطرات مول لے سکیں۔ دوبارہ تنظیم اور ترمیم کے لئے وقفہ درکار ہو گا۔ اگر ذرائع ادائی کے سلسلے میں بعض ممالک کی تنگدستی مابعد جنگ تجارت اور اندرونی مسلک کی تشکیل کے لئے کارفرما رہے گی تو کوئی ملک بھی خواہ وہ غریب ہو خواہ امیر ان شدید اثرات سے محفوظ نہیں رہ سکتا جو بین الاقوامی تجارت میں رخنہ اندازی کے باعث رونما ہوں گے۔

۶ - مناسب ہو گا اگر ہم یہ معلوم کریں کہ برطانیہ اور ممالک متحدہ امریکہ کے ماہرین نے بین الاقوامی زر کے عام انتظامات کی جو تجاویز پیش کی ہیں انہیں اگر عملی جامہ نہ پہنایا گیا تو کیا ہو گا نظری طور پر اس کا حل یہ ہو سکتا ہے کہ بین الاقوامی لین دین نقد زر کے ذریعے ہو۔ لیکن بیرونی خریداریوں کے لئے نقدی کیونکر فراہم کی جائے گی؟ صرف اشیا یا خدمات اور سونا یا تمسکات کی فروخت کے ذریعے۔ سونے کے ذخیروں اور مختلف ممالک کے پاس بیرونی تمسکات میں جو تغیرات دوران جنگ ہوئے ہیں وہ اسقدر صریح ہیں کہ ان کی مزید تشریح

THIS EBOOK IS DOWNLOADED FROM
SHAAHISHAYARI.COM

LARGEST COLLECTION OF URDU
SHERS, GHAZALS, NAZMS AND EBOOKS.